صراطِ مستقیم

(فارسی) مکتبہ سلفیہ لاہور، ص ۸۶
مرتبہ: مولوی اسماعیل دہلوی (اردو) محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۲۶

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

"نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے"

(نعوذ باللہ من ذالک)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آجانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا معاملہ ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا، بلکہ اس کے لیے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان کی تلاوت کرے اور معنون کی طرف خیال نہ جائے۔ لہٰذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی "تکلیف مالا یطاق" ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: "صلوا کما رأیتمونی اصلی" یعنی نماز کی ادائیگی میں میری ادائیگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں، وہ یہ ہے کیا یہ مناسب ہے کہ زنا، مجامعت، بیل اور گدھے جیسی حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جائے۔

"صراطِ مستقیم" کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے، بلکہ یہاں تو صراحۃً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔

(صراطِ مستقیم کے فارسی اور اردو ایڈیشن کے صفحات کا عکس ملاحظہ ہو) تابش قصوری

ملفوظات حضرة سید احمد شہید بریلوی قدس اللہ روحہ

۱۲۱۱ھ ——————— ۱۲۴۶ھ

جمع و ترتیب

- سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ
  م ۔ ۱۲۴۶ ہجری
- مولانا عبدالحی بڈھانوی علیہ الرحمۃ
  م ۔ ۱۲۴۳ ہجری

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور ۲

مخل نمی شد بلکه آنهم منجمله تکملات نماز میگردید زیرا که آن تدبیر از جمله مهمات حضرت حق در دل ایشان القاء کرده بخلاف
کسی که خود متوجه بتدبیر امری از امور دنیویه یا دینیه شود بهر که آن مقام منکشف میشود مید نداری بمقتضای ظلمات

بعضها فوق بعض از وسوسهٔ زنا خیال مجامعت زوجهٔ خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ و امثال آن

از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود است که خیال آن
با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان میچسپد بخلاف خیال گاؤ و خر که نه آنقدر چسپیدگی می بود و نه تعظیم بلکه مهان
و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظور بیان تفاوت آفات وساوس
است آنسانرا باید که آگاه شده بهیچ عائق از قصد حضوری حق بحجره پس بانگردد و غرض درین مقام علاج این مخل
است برو ضعیف فهم هر کس و ناکس تا بان رسد پس اگر وسوسه از قبیل قبیح ترین وساوس بود پس خود بالتجای تمام عاجزانه کند
هر چند هر چیز میشود بفضل الهی است لیکن در بعض چیزها اسباب ظاهری چندان دخل ندارد و حصول آن هر بوقت بفضل
الهی است و پس از همین قبیل است دفع این وساوس و بخدمت شیخ خود عرض نماید زیرا که مرشد از روی امانت این کار
است بتدبیری مفید تر شاید آگاه سازد و دعا خواهد کرد و اگر وسوسه از طرف نفس یا از طرف شیطان [illegible]
مذکور است پس علاجش آن است که اگر مثلا در فرض ظهر پیش آمده بعد از فراغ از فرض و سنت در خلوت و تنهائی بقید
چند اینکه وسوسه بکثرت شانزده رکعت بخواند اگر در تمام رکعات خیالات ممتد مانده بود و اگر در تمام رکعات خیالات
نمانده بعض بحضور و خالی از خیالات گزرانیده و بعض آن به ملوث بآلودگی خیالات گشته پس مقابل هر رکعات
که در آن وسوسه شده چهار رکعت مقرره نموده بحساب آن بگزارد و تدارک نماز عصر بعد مغرب کند و تدارک مغرب
بعد آن و علی هذا القیاس عشا و تدارک فجر بعد طلوع آفتاب کند تا نفل نا مشروع نشود و چون این کار بر نفس شاق است
البته از ان باز خواهد آمد و خود را باز خواهد داشت و چونکه نفس در کار حق باز آید شکر الهی بسیار بجا آورد و مدارات نفس
مکافات آن بترفیه آرام دادن و خواهش او بموجب شرع بوی رسانیدن بعمل آرد و اگر تهجد از ملتزم آن بسبب
تسویل نفسانی یا شیطانی قضا شود صباح آن روزه دارد و اگر در روزه مخلی از مخلات شرعیه نفس و شیطان بسوی
کار آرند تنبیه آن شب بیداری همه شب با آن روزه پیوسته هست بباید و شیطان چون از اثر خود مایوس میشود
نفس را شریک خود نمی سازد و تا مدعای او بر آید و تنبیه و تادیب نفس بتنبیه نفس و شیطان هر دو از شرارت باز می مانند بلکه

مدعا کا ملا دینا مخلص لوگوں کے خلوص کے مخالف ہے اور نحو و نجو و مسائل کا دل میں آجانا۔ اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان فاخرہ خلعتوں میں سے ہے جو حضورِ حق میں مستغرق باخلاص لوگوں کو نہایت مہربانیوں کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں پس یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مثال کے موقعہ پر مجسم ہو گیا ہے اور ان کی نماز ایسی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔

ہاں حاجتوں کی وہ دعائیں جو باکمال نازی سے پروردگار بے نیاز کی بارگاہ میں حاجت رواؔئی کے منحصر ہونے کے اعتقاد کے باعث عین نماز میں صادر ہوتی ہیں اسی قبیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح وسوسوں اور نماز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہیئے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر   گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(یعنی پاک لوگوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو اگرچہ شیر و شیر (دودھ) لکھنے میں ایک ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کشتی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے کا ذریعہ ہو جاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہٗ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بمقتضائے

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ   اندھیرے ہیں جو بعض بعض سے بعض اوپر ہیں۔

زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔